جہادِ آزادی کے رُوشن چراغ

المعروف،

فرنگیوں کا جال

امداد صابری

قیمت قسمِ اعلیٰ پینتیس ۳۵ روپے۔ قیمت قسم دوئم پچیس ۲۵ روپے

فرنگیوں کا جال

پرتگیزی دور سے عہد اکبری، جہانگیری، شاہجہانی اور عالمگیری وغیرہ درباروں میں فرنگی مشینریوں اور ان کی حسین و جمیل عورتوں نے نصرانی مذہب کو ہندوستان میں پھیلانے اور خاص طور پر جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے زمانے میں جو طوفانی پراپیگنڈا ہندوستانیوں کے مذاہب اور دھرم کو بدلنے کے لئے کیا۔ روپے اور نوکریوں کے لالچ میں پھنسایا گیا۔ اس کا بے دھڑک علمائے کرام نے مقابلہ کیا۔ ہند سے ہجرت کی۔ ان حضرات کے تاریخی و علمی کارناموں سے عوام تو عوام خواص کا طبقہ بھی ناواقف ہے۔ اس عالم گمنامی کے حالات کی یہ تاریخ ہے۔

دوسرا ایڈیشن نظر ثانی ترمیم و اضافہ کے ساتھ

امداد صابری

ناشر:

علی محمد شیر میوات

متولّی درگاہ حضرت شاہ ولی اللہ، مہندیاں، دہلی۔

قیمت قسم اعلیٰ : ۳۰/- تیس روپے

قیمت قسم دویم : ۲۰/- بیس روپے

پاکستان میں ملنے کا پتہ:- نعمت اللہ قادری صاحب، وحیدرآباد۔ کراچی

ہندوستان میں ملنے کا پتہ إمداد صابری، چوڑی والان دہلی

کوہ نور پریس۔ لال کنواں۔ دہلی۔

سال اشاعت:- ۱۹۷۹ء

شکست فاش دی - اسلامی یتیم خانے ، جماعتیں ، اسکول ، یتیم خانے کھولے اور اپنے اخبارات اور کتابوں سے تثلیث کے پرخچے
اڑائے - جس کے سبب ہندوستان میں فرنگی ناکام ہوئے اور ہندوستانیوں کے مذاہب محفوظ ہو گئے -
یہ کتاب علمی تاریخی معلومات سے پُر ہے خشک نہیں - بلکہ انتہائی دلچسپ ہے - اس کا مطالعہ کیجئے اور
مستفید ہوں -

عالمِ باعمل مولانا نور الدین بہاری صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند

میں نے مولانا امداد صابری کی کل کتابوں کو پڑھا ہے اور خاص طور پر تاریخ جرم و سزا کی ہر چہار جلد اور فرنگیوں
کا جال کا مطالعہ کیا ہے - ان کی یہ دونوں کتابیں ایسے نئے عنوانات پر لکھی گئیں - جن پر ایسا جامع اور مبسوط
کسی نے نہیں اٹھایا -
" فرنگیوں کا جال " خاص طور پر ایسی تصنیف ہے - جو غدر کے زمانے کی یاد کے ساتھ ایک یادگار کتاب کی طرح دا
حیثیت کی مالک ہو گئی ہے - غدر میں انگریزوں نے ہندوستانیوں پر جو بہیمانہ انسانیت سوز مظالم توڑے ہیں - جن
وہ کبھی فراموش نہیں ہو سکتے - اسی طرح فرنگیوں کے دورِ حکومت کی پروردہ مشنیریوں اور ان کی سوسائٹیوں نے عیسائی
مذہب کے پھیلانے میں مکر و فریب اور ہتھکنڈوں سے کام لیکر ہندوستانیوں کے مذاہب کی توہین و تذلیل کی تھی اور ا
مذاہب کو ختم کرنے کے لئے جو ناپاک کوشش کی تھی - ان کو کوئی ہندوستانی بھول نہیں سکتا -
مولانا امداد صابری نے تفصیل کے ساتھ چنگیزی اکبر ، جہانگیر ، شاہ جہاں ، عالم گیر وغیرہ مغلیہ بادشاہوں
دوروں سے حکومتِ برطانیہ کے ابتدائی دورِ حکومت تک عیسائی مشنیریوں نے جو کارگزاری کی تھی اور یتیم خانوں ، سکولو
کالجوں ، ہسپتالوں ، اپاہج خانوں ، اخباروں و کتابوں کے ذریعہ جو تثلیث کا ڈھونگ رچا تھا - اس کو مستند تاریخ
کتابوں سے طشت ازبام کیا ہے - اور ظاہر کر دیا ہے کہ اگر اس خطرناک سازش کا مقابلہ اس دور کے عالموں نے
ہوتا اور مولانا رحمت اللہ کیرانوی آگرہ کے تاریخی مناظرہ میں پادری فانڈر کو شکست نہ دیتے ، میلہ خداشناسی
مولانا قاسم نانوتوی باپ بیٹے روح القدس کے مشرکانہ عقیدے کے بخیے نہ اُدھیڑتے اور مولانا شرف الحق صدیقی
فتحپوری دہلی کے عظیم الشان مناظرہ میں بشپ لیفرائے سے انجیل کی تحریف کا اقرار نہ لکھواتے اور مولانا آل حس
موانی استفسار مولانا محمد علی مونگیری ، تکمیل الادیان ، دفع البلیات اور مولانا ابو المنصور دہلوی ، میزان المیزا
لحنِ داؤدی ، عقوبت الضالین وغیرہ معرکتہ الآرا کتابیں عیسائیوں کی کتابوں کے جواب میں تحریر نہ فرماتے تو عیسا
کی مشنریوں کا جال ہندوستانیوں کو اپنے پھندوں میں ایسا جکڑتا - جس سے کوئی ہندوستانی نجات حاصل نہیں
سکتا تھا اور بڑی . . . . . . کثرت سے ہندوستانیوں کو اپنے مذہب سے ہاتھ . . . دھونے پڑتے -
اگر دنیا میں کچھ نیک کام کرتے ہیں اور باطل طاقتوں سے مقابلہ کرنا ہے تو آپکو فرنگیوں کا جال کتاب ضرور پڑ
چاہیئے - مجلسی تنظیم کے طریقے اس کتاب سے بہتر آپ کو کسی کتاب میں نہیں ملینگے -

قدیم ہند میں عیسائی تبلیغ

اکبر کے دور میں مسیحی تبلیغ

۹۷۹ھ میں ابراہیم حسین مرزا نے بغاوت کر کے قلعہ بند سورت پر قبضہ کر لیا۔ اس کی سرکشی دبانے کے لئے بادشاہی لشکر نے قلعہ کا محاصرہ کیا اور خود اکبر بھی یلغار کر کے وہاں جا پہنچا۔ فرنگی سوداگروں کے جہاز ان دنوں آتے جاتے تھے۔ مرزا نے ان کو لکھا اگر تم آکر فرنگی تاجر اس وقت میری مدد کرو تو قلعہ تمہارے حوالے کر دیا جائیگا۔ وہ لوگ آئے مگر بڑی عیاری سے۔ بہت سے عجیب و غریب تحفے ملکوں کے ساتھ لیتے آئے۔ جب لڑائی کے موقع پر پہنچے تو دیکھا لڑائی جاری ہے۔ کامیاب نہیں ہو سکیں گے تو جھٹ رنگ بدلکر ایلچی بن گئے کہ ہم اپنی سلطنت کی سفارت پر آئے ہیں۔ دربار میں پہنچ کر تحفے تحائف گزرانے اور خلعت و انعام کے ساتھ اصل لے کر رخصت ہو گئے۔

اکبر کی اختیار پسند طبیعت اپنے کام سے کبھی غافل نہیں رہتی تھی۔ ان دنوں اکثر ممالک یورپ و ایشیا کے جہازوں کے لئے گوا اور سورت کی بندرگاہ تھی۔ معرکہ مذکور کے کئی برس بعد اس نے حاجی حبیب اللہ کاشی کو زر کثیر دیکر روانہ کیا۔ صنعتوں کے ماہر اور ہر فن کے مہتر ساتھ گئے کہ بندرگاہ گوا میں جاکر قیام کریں اور وہاں سے فرنگیوں کے دربار کی عجیب و غریب چیزیں لائیں اور صنعت گر و دستکار ممالک مذکور کے وہاں سے آئیں تو ان کو بھی ساتھ لائیں۔ ۹۸۳ھ میں وہاں سے بہت سے تحائف کے علاوہ ارباب کمال کا ایک گروہ ساتھ لائے۔ جس وقت شہر میں داخل ہوئے تو ان تمام عجائبات کی نمائش کرتے ہوئے داخل ہوئے تو برات کا سا منظر تھا۔ بیچ میں بہت سے فرنگی عیسائی اپنا ملکی لباس پہنے ہوئے اور اپنے قانون موسیقی کے بموجب فرنگی باجے بجاتے ہوئے شہر میں چل رہے تھے۔ ان عجائبات میں ارغنون ارگن باجہ ہندوستان آیا۔ اکبری مورخ لکھتے ہیں۔

پادری اکبری دربار میں

سنہ ۳۰ جلوس میں پادری فربتون بندرگاہ گوا سے آکر حاضر دربار ہوا۔ بہت سے عقلی و نقلی علوم سے آگاہ تھا۔ شاہزادگان کو ان کا شاگرد کیا تو یونانی کتابوں کے ترجمے کا سامان فراہم ہوا اور نئے انداز کی باتوں سے آگاہی ہوئی۔ پادری موصوف کے بعد وہ ایک گروہ فرنگی ارمنی اور حبشی عیسائیوں کا آیا۔[1]

تبلیغ مسیحی

ملا عبدالقادر بدایونی لکھتے ہیں کہ پادریا یعنی پادری آئے۔ ملک افرنقیہ کے دانایان رتباص کو پادری کہتے ہیں اور اکمل کو پاپا۔ وہ مصلحت وقت کی رعایت سے احکام تبدیل کر سکتا ہے اور بادشاہ اس سے اختلاف نہیں کر سکتا تھا۔ وہ انجیل لائے اور تثلیث پر دلائل سنا کر نصرانیت کا اثبات کیا اور ملت عیسوی کو رواج دیا۔ شاہزادہ مراد کو حکم ہوا کہ چند کلمے انجیل کے تیمناً پڑھے۔ شیخ ابوالفضل اس کے لئے مترجم ہوا۔

پہلا فقرہ جو بطور بسم اللہ کے تھا۔ اس کا یہ ترجمہ ہوا۔

"اے نام تو وے ژزو کرسٹو" ژزو جیس اور کرسٹو یعنی عیسیٰ مسیح۔ یعنی اے وہ کہ نام تیرا مہربانی اور زیادہ بخشش والا ہے۔ تیرے سوائے کوئی خدا نہیں ہے۔"

---

[1] دربار اکبری صفحہ ۸۳

شیخ فیضی نے اس پر دوسرا مصرعہ لگایا لے
سُبحانک لا سواک یا ہو "ہم تیری تعریف کرتے ہیں تیرے سوا کوئی خدا نہیں" ہے۔
بعض مورخ دوسرا مصرعہ "سبحانک لاشریک یا ہو" لکھتے ہیں۔

دربار میں عیسائیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ دجال بتایا اور کہا کہ انکی صفات دجال سے ملتی جلتی ہیں۔

گرجا بنانے کی اجازت

پادریوں کی دربار میں بڑی خاطر مدارات ہوتی تھی۔ بادشاہ ان کو اکثر دربار میں بلاتا تھا اور دینی و دنیوی مسائل و معاملات پر گفتگو سنتا تھا۔ اُن سے انجیل کے ترجمے کرانے چاہے اور کام بھی شروع ہوا۔ مگر ناتمام رہا ان میں سے بعض کو شہزادہ مراد کا اتالیق مقرر کیا۔ انھیں کو وہ گرجے بنانے کی اجازت ملی۔ جن کا ذکر ڈاکٹر برنیر نے اپنے سفرنامے میں کیا ہے۔

"آگرہ میں ایک گرجا بھی ہے جس کو جیسوئٹ فرقے کے لوگوں نے بنایا تھا۔ اور ایک مکان اور ہے جس کو وہ کالج کہتے ہیں۔ جس میں پچیس یا تیس گھرانوں کے بچوں کو عقائدِ مذہبی کی تعلیم دی جاتی تھی۔ مگر مجھے معلوم نہیں کہ یہ عیسائی خاندان یہاں کس طرح جمع ہوئے ہیں۔ شاید ان جیسوئٹ پادریوں کے فیاضانہ اور مہربانہ سلوک نے ان کو یہاں سکونت پر مائل کیا ہے۔ جس زمانہ میں پرتگیزیوں کا ہندوستان میں بھی بڑا زور تھا۔ ان جیسوئٹ کے لوگوں کو جو ایک مذہبی گروہ ہے۔ شہنشاہ اکبر نے یہاں بلا کر آباد کر لیا اور گزر اوقات کے لئے کچھ سالانہ مقرر کر دینے کے علاوہ لاہور اور آگرہ میں گرجے تعمیر کر لینے کی اجازت بھی دیدی (ص ۳۱۶)۔ چنانچہ اس کی تصدیق جہانگیر کے حسب ذیل فرامین سے بھی ہوتی ہے۔ مذکورہ گرجے کے گرجا میں شاہی عہد کے بہت سے فرامین متعلق عطائے اراضی برائے تعمیر گرجا قبرستان وغیرہ موجود ہیں۔ ان فرامین کی نقل ذیل مرقع اکبرآباد سے درج کی جاتی ہے۔

نقل فرمان:۔ دریں فرمان عالی شان مرحمت عنوان شرف صدور و غرور و دیافت کہ سوازی شش بیگہ زمین ازاں جملہ سہ بیگہ از موضع ...... آگرہ برائے خریف ...... موی مل ور وجہ انعام دیگیاں بجہت باغ و گورستان مقرر و معوض باشد برداران و کروریان حال و استقبال و استقرار تغیر و تبدل بداں ... پیش کش و جرمانہ و ضابطانہ و مہرانہ و رواد و شکانہ و محصلانہ ... ... و قانون گوئی ...... و تکرار زراعت و کل تکالیف دیوانی .... نکند و از جمیع وجوبات معاف داشتیم ...... سال فرمان دیوانچہ محدود ...... در محلی ... ... در عہدہ وا مانند تحریر تاریخ ۲ ماہ آبان سنہ ۴۳۔

نقل فرمان ابو المظفر محمد جہانگیر بادشاہ غازی۔

"حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات صوبہ گجرات بعنایت و التفات بادشاہانہ مخصوص و مباہی گشتہ بدانند ...... کہ فرمان عالی شان و واجب الاذعان شرف اصدار و عز ابداد یافتہ کہ پادریان فرنگی در احمد آباد یک انگریز کہ عبادت

لے تاریخ ہند ذکاء اللہ جلد پنجم صفحہ ۸۲۵۔

جماعت ہونی چاہیے۔ جو مستعد ہوشیار اور نیک کردار اور ہمیشہ اثبات حق کے لئے ساعی اور نیکی کرنے کے موقعوں کی متلاشی ہوں۔ اور جہاں کہیں موقع پائیں۔ اپنے خدا کے باغ (دنیا) میں کمال مستعدی اور شوق سے محنت کرنے کے خواہشمند ہوں۔ اگرچہ یہ کام ہر ایک عیسائی ملک پر واجب ہے۔ مگر کسی طرح لغو اور بے بنیاد باتوں پر یقین کر کے یہ نہیں سمجھ لینا چاہیے کہ تبدیل مذہب کا کام ایک آسان کام ہے۔

اسلام اور عیسائی ذہنیت

کیونکہ (معاذاللہ) محمد ﷺ کے مذہب باطل نے، جو ایک ایسا مذہب ہے کہ جن کی نفسانی خواہشوں کو ہمارا مذہب روکتا یا ایک قاعدہ کا پابند کرتا ہے۔ یہ اپنے مقلدوں کو ان کی بلا قید اجازت دیتا ہے اپنے پیروؤں کے دل پر جس مضبوطی سے قبضہ کیا ہوا ہے۔ ہم لوگ ان کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ یہ مذہب ایک خونریز اور برباد کن احکام کا مجموعہ ہے اور بزور شمشیر قائم ہوا ہے اور اب تک دنیا میں اسی وحشیانہ ظلم و ستم کے ساتھ قائم ہے۔ اس کی زہر آلود اور برباد کن ترقی کو روکنے کے لئے عیسائیوں کو وہ جوش اور ذرائع عمل میں لانے چاہئیں جو ہم نے بیان کئے ہیں۔ اگرچہ اس نہایت قابل نفرت دھوکے اور افتراء (اسلام) کا قطعی استیصال صرف خدا کے رحم اور اس کی توجہ خاص پر موقوف ہے۔ البتہ ان باتوں کو معلوم کر کے کسی قدر تسلی اور امید ہوتی ہے جو پہلے دنوں چین اور جاپان میں آئیں یا جہانگیر کے عہد میں یہاں گزریں۔ مشنری لوگوں کو اپنے کام کی ترقی کے لئے ایک اور پرانی سدِ راہ سے مقابلے کی ضرورت ہے۔ وہ خود عیسائیوں کا خلافِ ادب طریقہ ہے۔ جو باوجود اس اعتقاد رکھنے کے کہ خدائے تعالیٰ ہمارے قربان گاہ پر بطور خاص موجود ہے، اپنے گرجاؤں میں برتتے ہیں۔ برخلاف مسلمانوں کے جو نماز کے وقت مسجدوں میں باہمی گفتگو کرنا تو کیا سر تک نہیں ہلا سکتے اور خدا کا خوف اور ادب ان کے دلوں پر چھایا ہوا دکھائی دیتا ہے۔[1]

بادشاہوں کی بیویاں عیسائی عورتیں

ان چند حکایتوں کا ذکر ضروری ہے۔ جن میں اوباش آوارہ گرد عیسائی عورتوں کو مشہور بادشاہوں کی بیویاں بیان کیا گیا ہے۔ جن کا سوائے اس کے کوئی مطلب نہیں ہے کہ ہندوستان کے بادشاہوں کو بدنام کیا جائے اور یہ ثابت کیا جائے کہ عیسائیت کا درباروں اور شاہی محلات میں بہت اثر تھا۔ یہ حکایتیں تمام تر یورپین مصنفوں کی ہیں۔ دوسرے مستند مصنفین ان کا کوئی ذکر نہیں کرتے۔ ان کی کتابیں ان حکایتوں سے بالکل خالی نظر آتی ہیں۔ اس لئے ناقابل اعتبار ہیں۔ یوروپین مصنفین کی ذہنیت کا اندازہ لگانے کے لئے آپ ان حکایتوں کی طرزِ تحریر و الفاظ مبتذل اور فقروں پر غور [illegible] ان کو ہم اجمال کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

اکبر کی عیسائی بیوی مریم یا میری

مریم یا میری کا باپ ولیم نامی پرتگیزی تھا۔ یہ لوگ گوا میں آباد تھے۔ ولیم گوا میں کیتھولک مذہب کا بہت بڑا رہنما تھا۔ یہ لڑکی جو آئندہ شہنشاہ اکبر کی بیگم بنی نہ صرف خوبصورت، نازک اندام تھی بلکہ یہ اپنے مذہب کی بڑی پاسداری اور ترویج کرتی تھی اور ہمیشہ اسے یہی خیال رہتا تھا کہ کسی طرح ہمارا مذہب پروٹسٹنٹ فرقہ سے زیادہ پھیلے اور غالب آ جائے۔ بارہ برس کی عمر میں اس لڑکی نے اپنی مذہبی تعلیم پورے طور سے حاصل کر لیں۔ اور اب گوا کے زنانہ مدرسوں میں جہاں مسیحیوں کے یتیم بچے پڑھنے آتے تھے معلمہ مقرر ہوئی۔

مریم اپنے والدین کے ساتھ بہت سرگرمی سے مشن کا کام کیا کرتی تھی۔ یہاں تک تو بہتر تھی کہ مشن کی آنکھیں اکبر کے دربار کی طرف اٹھنے لگیں۔ وہ شب و روز یہ سنتی تھی کہ اکبر کے ہاں مذاہب کو آزادی ہے اور ہر مذہب والا اپنے سوال جواب

---

[1] سفرنامہ برنیر، جلد دوم ص ۲۲۱ تا ۲۲۴

مذہب مسیحی دیہاتوں میں جہاں انجیل سنانے والے کم جاتے تھے اور شہر کے گلی کوچوں میں چار لاکھ روپے کی قیمت کے فروخت کئے۔

گزشتہ ایک سال کے دوران میں ڈیڑھ لاکھ رسالے تقسیم ہوئے۔ اور لاکھ سے زیادہ کتابیں فروخت کی گئیں۔ اُن مرد عورتوں سے جو یہ کتابیں خریدنے آئیں۔ کتابیں فروخت و تقسیم کرنے والوں نے مسیحی بننے کی درخواست کی۔"

قیمت بھی کس شرح سے لی جاتی تھی۔ اس کی وضاحت عیسائی اخبار "نور افشاں" ١٧ جولائی ١٨٧٩ء صفحہ ٢٢٧ ان الفاظ میں کرتا ہے۔

"یہ سب لوگ جانتے ہیں کہ بہت برسوں سے اس ملک میں عیسائی اپنی کتابیں ہندوؤں اور محمدیوں کو مفت دیتے ہیں۔ یا اُن کی قیمت کا چوتھائی حصہ لیتے ہیں۔ اور مدرسے بھی قائم کرکے لڑکوں کو اپنی کتابیں سکھاتے ہیں۔"

گارسان دتاسی اپنے خطبات میں کرسچین ورنیکولر ایجوکیشن سوسائٹی کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے ان کی مطبوعات کی کثرت کا حال لکھتا ہے۔

"انجمن کی طرف سے ایک بڑی تعداد مطبوعات کی شائع ہو چکی ہے۔ ہمارے خیال میں مسیحی مذہب کی نشر و اشاعت کے سلسلے میں ہندوستان میں اب تک جس قدر مطبوعات شائع ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک تہائی اس انجمن نے طبع اور شائع کرائی ہیں۔ انجمن کا اہم مقصد یہ ہے کہ بیس کروڑ نفوس جو ہندوستان میں بستے ہیں۔ انکی تعلیم و تلقین کا انتظام کرے۔ جو اُن ہی کی زبان میں ہو (خطبات ٦٠٠)

فہرست مشنری کتب } ان سوسائٹیوں نے بائبل اور دعاؤں، مناجات و گیتوں کے علاوہ ہندوستان کے دیگر مذاہب خصوصاً ہندو و مسلمانوں کے مذہب، اُن کی کتاب برگزیدہ قرآن مجید اور اس کے پیغمبر محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی کے خلاف، اور دینِ مسیحیت کی حقانیت و صداقت کو جتانے کے لئے حسب ذیل کتب شائع کی ہیں۔

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	کیفیت
١	میزان الحق (فارسی)	پادری سی جے فانڈر	یہ کتاب ١٨٣٣ء میں مطبع امریکن مشن لدھیانہ میں طبع ہوئی۔ پہلے فارسی، بعد میں ١٨٦٨ء میں اُردو میں شائع ہوئی فارسی میں چھوٹی تقطیع ٢٤٤ صفحات پر مشتمل ہے (ک ش)[1]
٢	طریق الحیات (فارسی)	ـ ایضاً ـ	١٨٣٦ء میں بزبان فارسی سکندرہ عرفان پریس آگرہ میں اس کے بعد اُردو میں چھپی ضخامت ٢٢٧ سائز ٢٢×١٨ (انچ)

[1] ک۔ش کا مقصد یہ ہے کہ یہ کتاب مولانا کے کتب خانہ میں موجود ہیں

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	کیفیت
۳	مفتاح الاسرار (فارسی)	۔ ایضاً ۔	
۴	حل الاشکال (اردو)	۔ ایضاً ۔	کشف الاستار، کتاب استفسار معہ مراسلات مولانا آل حسن مولانا عبداللہ کے جواب میں ۱۸۶۷ء میں امریکن مشن لکھنؤ میں چھپی ۔ ۳۰۳ صفحات پر مشتمل ہے ۔
۵	رسالہ تحقیق دینِ حق	پادری اسمتھ	این ۔ سی ۔ عرفان پریس الہ آباد ۱۸۴۳ء میں نارتھ انڈین ٹریکٹ اینڈ سوسائٹی کے زیرِ اہتمام یہ کتاب چھپی ۔ صفحات ۹۳ ہیں (ک ، ش)
۶	ابطال دینِ محمدی بمقابلہ دینِ عیسوی	پادری ایل جے ہے	۱۸۵۴ء میں یہ کتاب پریسبیٹرین مشن پریس الہ آباد میں شائع ہوئی ۔
۷	رسالہ اصل افزائش زوال دینِ محمدی	پادری جے ولسن	۱۸۳۹ء میں مشن پریس الہ آباد میں طبع ہوئی ۔
۸	شریف قسبتین	منشی رجب علی	یہ ۶۴ صفحہ کا رسالہ ۱۸۶۷ء میں امریکن مشن پریس لکھنؤ میں شائع ہوا ۔
۹	تعلیقات	پادری عمادالدین	اس کتاب کو ریلیجس بک سوسائٹی نے شائع کیا ۔ (ک ش)
۱۰	ہدایت المسلمین	۔ ایضاً ۔	۱۸۶۸ء میں مطبع نور لاہور میں چھپی ۔ یہ کتاب حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کے جواب میں لکھی گئی ہے (ک ش)
۱۱	حقیق عرفان	۔ ایضاً ۔	یہ کتاب بھی مطبع نور میں ۱۸۷۸ء میں شائع ہوئی ۔
۱۲	تحقیق الاجابت یا تاریخ محمدی	۔ ایضاً ۔	یہ گندی اور ناپاک کتاب جس میں حضورؐ کی سوانحِ عمری انتہائی شرمناک ذہنیت کے ساتھ ناقابلِ اعتبار لٹریچر کی بنیاد پر لکھی گئی ہے ۔ آفتاب پنجاب پریس امرتسر میں کرسچین نالج سوسائٹی کے اہتمام سے ۱۸۷۶ء میں چھپی (ک ۔ ش)
۱۳	تخلیص الاحادیث یا تعلیم محمدی	۔ ایضاً ۔	یہ دوسرا حصہ عقائد و عبادات اسلامیہ ، معاملاتِ محمدیہ اور فضائلِ دینیہ سے متعلق ہے ۔ اس میں مولف نے ہر چیز کی تردید و اعتراض اور اس کا مذاق اڑانے کی کوشش کی ہے یہ کتاب ۱۸۸۰ء میں وکیل ہندوستان پریس امرتسر میں کرسچین نالج سوسائٹی کی جانب سے چھپی [1]

[1] ازالۃ الاوہام مولانا رحمۃ اللہ

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	کیفیت
۱۴	مسکاشفات	پادری عماد الدین	۱۸۷۰ء میں طبع ہوئی۔
۱۵	نغمۂ طنبوری	۔ایضاً۔	
۱۶	تحقیق الایمان	۔ایضاً۔	مولٰنا رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ازالۃ الاوہام کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے
۱۷	عقوبت الضالین	۔ایضاً۔	یہ کتاب وکیل ہندوستان پریس امرتسر میں چھپی ۔پنجاب ریلیجیئس سوسائٹی کے اہتمام میں طبع ہوئی۔ (ک۔ش)
۱۸	آثارِ قیامت	۔ایضاً۔	یہ بھی مذکورہ پریس اور سوسائٹی نے شائع کی ۱۸۷۰ء (ک۔ش)
۱۹	من آنا	۔ایضاً۔	یہ ۲۲ صفحات کا رسالہ حضرت عیسیٰ کی تعریف میں ہے۔ مفید الارواح پریس امرتسر میں ٹریکٹ سوسائٹی پنجاب نے ۱۸۷۰ء میں شائع کیا۔
۲۰	رسالہ تُحفۃ الکتب	کپتان ولیم رابرسن ایکمن	قرآن مجید کی رد میں یہ کتاب ۱۸۷۲ء میں لدھیانہ مشن پریس میں چھپی ۔ (ک۔ش)
۲۱	تفتیش الاسلام	جان راجرس ٹی ماسٹر سنجل	
۲۲	نیاز نامہ	پادری صفدر ایسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	نارتھ انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی نے مشن پریس الہ آباد میں ۱۸۶۷ء میں شائع کرائی (ک۔ش)
۲۳	رسالہ الہٰی براہین	پادری سموئیل رجب علی	مخالفتِ دہریت میں یہ رسالہ لکھا گیا ۱۸۶۷ء میں چھپا
۲۴	آئینۂ اسلام	پادری رجب علی	
۲۵	تصدیق الکتاب	پادری ٹی جے اسکاٹ	۱۸۷۳ء میں مشن امریکن پریس میں ۱۸۷۳ء میں شائع ہوئی (ک۔ش)
۲۶	علم الہٰی عقلی	۔ایضاً۔	دہریت کی مخالفت میں یہ کتاب مطبع امریکن مشن لکھنؤ میں ۱۸۷۳ء میں چھپی (ک۔ش)
۲۷	مسیح الدجال	ماسٹر رام چندر	اس کتاب میں حضور اقدس کو مہمل اور لچر دلیلوں سے دجال ثابت کرنے کی کوشش کی گئی۔
۲۸	رسالہ تحریف القرآن	۔ایضاً۔	
۲۹	کلید آدم	مالو نوفس سنگھ	حضرت آدم اور یسوع مسیح کی تعریف میں یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ اس کتاب پر سر ولیم میور صاحب نے انعام دیا تھا۔ یہ کتاب نارتھ انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	کیفیت
			نے امریکن مشن سوسائٹی پریس میں شائع کرائی (ک۔ش)
۳۰	اہمیت قرآن	عبداللہ آتھم	
۳۱	رسالہ اظہار عیسوی	پادری ٹھاکر داس	
۳۲	دینی و دنیاوی تاریخ کا مجموعہ	پادری اگنشس راوضیہڈ	سنہ ۱۸۷۴ء میں مشن پریس الہ آباد میں ۴۰۰ صفحات پر مشتمل چھپی۔
۳۳	رسالہ سیرت المسیح	پادری ٹھاکر داس	
۳۴	عدم ضرورت قرآن	۔ایضاً۔	
۳۵	رسالہ شہادت قرآنی	سر ولیم میور	
۳۶	رسالہ مراۃ القرآن	پادری محبوب مسیح	

ان کتابوں میں سب سے پہلی غیر مہذب اعتراضات سے بھرپور اور زہریلی کتاب میزان الحق، طریق الحیات اور مفتاح الاسرار ہیں۔ یہ کتابیں مسلسل وار پادری فانڈر نے شائع کی ہیں۔ یہی زہر آلود کتابیں ہیں۔ جن کی تمام مصنفین نے تقریباً ڈھٹائی کے ساتھ نقل کی اور ان غیر شریفانہ اعتراضات سے اپنی کتابوں کو آلودہ کیا ہے۔

چنانچہ ان تمام کتابوں میں [illegible] مسائل اور اعتراضات ایک ہی قسم کے ہیں۔ ایک ہی خباثت کو بار بار مختلف عنوانات اور ناموں یا عبارت کے ساتھ دہرایا گیا ہے۔

مسلمانوں پر جن اعتراضات کی بوچھاڑ کی گئی ہے وہ [illegible]

(۱) قرآن مجید اصلی نہیں ہے۔ اس میں تحریف و تبدیلی ہوئی۔

(۲) قرآن مجید میں کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ توریت اور زبور سے سرقہ کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اس میں جو کچھ ہے وہ یہودیوں کی خرافات ہے۔

(۳) نبی کی نبوت کے لئے معجزے ضروری ہیں۔ محمد رسول اللہ سے کسی معجزہ کا ظہور نہیں ہوا اس لئے وہ نبی نہیں تھے۔

(۴) محمد رسول اللہ کی رسالت کی کوئی پیشن گوئی کتب عہد عتیق و جدید میں نہیں ہے اس لئے وہ پیغمبر نہیں تھے۔

(۵) کتاب مقدس کے مطالب قرآن و حدیث کے خلاف ہیں اس لئے قرآن کتاب الٰہی نہیں ہے۔

(۶) اسلام جھوٹ کی تعلیم دیتا ہے۔

(۷) قرآن مجید کی آیات ایک دوسرے کے مخالف اور متضاد ہیں۔ اس لئے قرآن کلام الٰہی نہیں ہے۔

۸۔ قرآن میں گناہ کی معافی کا کوئی وسیلہ نہیں ہے۔
۹۔ اسلام جہاد (بزورِ شمشیر) کے ذریعہ پھیلایا گیا۔
۱۰۔ محمد رسول اللہؐ کو وحی نہیں آتی تھی بلکہ وہ صرع کی بیماری تھی جس میں وہ مبتلا تھے۔
۱۱۔ قرآن مجید کی جھوٹی آیتیں۔
۱۲۔ حضورِ اقدس کی ذاتِ اقدس پر شرمناک و نازیبا الزامات وحملے
۱۳۔ انجیل اور کتب عہدِ عتیق منسوخ نہیں ہوئیں اور ان میں تحریف نہیں ہوئی۔
۱۴۔ قرآن مجید انجیل کے کتابِ الٰہی ہونے کا اقراری ہے۔
۱۵۔ نجات مسیح کے راستہ پر ہے۔

ان اعتراضات کے مطالعہ کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہر معترض کا ذہنیت ایک ہی غلاظت میں بسی ہوئی ہے۔ سب نے بڑے ذلیل اخلاق اور ہتھکنڈوں کے معیار سے نبی اکرم رحمۃ للعالمین کو بدنام اور رسوا کرنے کی ناپاک و ناکام کوشش کی ہے اور اپنے بدباطن اور ناپاک ظرفوں کو آشکارا کیا ہے۔ جنھوں نے تو حد کردی۔ شرافت و انسانیت اور اخلاق کو بالائے طاق رکھ کر انتہائی گندہ ذہنی اور ذہنی غلاظت کے ساتھ حضورِ انور کی ذاتِ والا صفات پر انتہائی غیر شریفانہ کمینہ اور غیر مہذب حملے کئے ہیں۔

ان میں پادری عماد الدین کا گندہ قلم زیادہ گستاخ اور اس کی کتاب تلخیص الاحادیث بے بنیاد الزام و بہتانوں سے زیادہ سیاہ نظر آتی ہے۔ یہ بے لگام پادری حضورِ اقدس کی شان میں لکھتا ہے:

"آپ نفسانی لذائذ خاص کر شہوت کے ایسے پابند تھے گویا دنیا میں اسی کام کے لئے آئے تھے۔ کنیزک اور باندیوں سے نکاح نہ کرتا، بے نکاح اس سے ہم بستر ہوا۔ جو عورت حضرت کو نہ کرنا اس کو جبراً مجبور بناتا۔ (یہ کام حضرت کا تھا) نعوذ باللہ

یہی پادری بہتان لگاتا ہے:۔

"ایک روز جمعہ کے دن محمد صاحب اس (اپنی بیوی جویریہ) کے پاس آئے مطلب ہم بستر ہونا کا تھا۔ مگر عورت روزہ سے تھی اور روزہ کی حالت میں صحبت کرنا جائز نہیں ہے۔ حضرت نے اس کا روزہ اس حیلہ سے افطار کرایا کہ اس سے کہا کہ کل جمعرات کو بھی روزہ رکھا تھا کہ نہیں۔ کہا نہیں رکھا۔ فرمایا تو اب روزہ توڑ ڈال اور صحبت کر۔" (نعوذ باللہ)

یہی پادری اپنی کتاب تلخیص الاحادیث کے صفحہ ۲۲۱ پر لکھتا ہے:۔

"محمد صاحب کے بستر کے نزدیک ایک پیالہ رکھا تھا جس میں رات کو پیشاب کیا کرتے تھے۔ ایک رات اسی میں پیشاب کیا۔ صبح ام ایمن لونڈی سے کہا کہ اس پیشاب کو باہر پھینک دے۔ وہ بولی اس میں پیشاب نہیں ہے وہ پیالہ خالی رکھا ہے۔ بلکہ خوش ہو کر بنسے اور کہا کہ اب تیرے پیٹ میں کبھی درد پیدا نہ ہوگا

۸۔ قرآن میں گناہ کی معافی کا کوئی وسیلہ نہیں ہے۔
۹۔ اسلام جہاد (بزورِ شمشیر) کے ذریعہ پھیلایا گیا۔
۱۰۔ محمد رسول اللہؐ کو وحی نہیں آتی تھی بلکہ وہ صرع کی بیماری تھی جس میں وہ مبتلا تھے۔
۱۱۔ قرآن مجید کی جھوٹی آیتیں۔
۱۲۔ حضورِ اقدس کی ذاتِ اقدس پر شرمناک و نازیبا الزامات و حملے
۱۳۔ انجیل اور کتب عہدِ عتیق منسوخ نہیں ہوئیں اور ان میں تحریف ہوئی۔
۱۴۔ قرآن مجید انجیل کے کتابِ الٰہی ہونے کا اقراری ہے۔
۱۵۔ نجات مسیح کے راستہ پر ہے۔

ان اعتراضات کے مطالعہ کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہر معترض کا ذہنیت ایک ہی غلاظت میں سنی ہوئی ہے۔ سب نے بڑے ذلیل اخلاق اور ڈھنگوں کے معیار سے نبی اکرم اور رحمۃ للعالمین کو بدنام اور رسوا کرنے کی ناپاک ناکام کوشش کی ہے اور اپنے بدباطن اور ناپاک ظرفوں کو اُگلا گیا ہے۔ حفظِ مراتب کو بالائے طاق رکھ کر انتہائی گندہ ذہنی اور ذہنی غلاظت کے ساتھ حضورِ انورؐ کی ذاتِ والا صفات پر انتہائی غیر شریفانہ کمینہ اور غیر مہذب حملے کئے ہیں۔ شرافت و انسانیت اور اخلاق

ان میں پادری عماد الدین کا گندہ قلم زیادہ گستاخ اور اس کی کتاب تحقیق الاحادیث بے بنیاد الزام و بہتانوں سے زیادہ سیاہ نظر آتی ہے۔ یہ بے لگام پادری حضور اقدس کی شان میں لکھتا ہے:۔

"آپ نفسانی لذائذ خاص کر شہوت کے ایسے پابند تھے کہ گویا دنیا میں اسی کام کے لئے آئے تھے۔ کنیزک اور باندیوں سے نکاح نہ کرتا، بے نکاح اس سے ہم بستر ہوتا۔ جو عورت خدمت کو آتی اس کو جبراً مجبور بناتا۔ (یہ کام حضرت کا تھا) نعوذ باللہ

یہی پادری بہتان لگاتا ہے:۔

"ایک روز جمعہ کے دن محمد صاحب اس (اپنی بیوی جویریہ) کے پاس آئے مطلب ہم بستر ہونے کا تھا۔ مگر عورت روزہ سے تھی اور روزہ کی حالت میں صحبت کرنا جائز نہیں ہے۔ حضرت نے اس کا روزہ اس حیلہ سے افطار کرایا کہ اس سے کہا کہ کل جمعرات کو بھی روزہ رکھا تھا کہا نہیں، فرمایا تو اب روزہ توڑ ڈال اور صحبت کر۔ (نعوذ باللہ)

یہی پادری اپنی کتاب تحقیق الاحادیث کے صفحہ ۲۲۱ پر لکھتا ہے:۔

"محمد صاحب نے بستر کے نزدیک ایک پیالہ رکھا تھا۔ جس میں رات کو پیشاب کیا کرتے تھے۔ ایک رات اس میں پیشاب کیا۔ صبح ام ایمن لونڈی سے کہا کہ اس پیشاب کو باہر پھینک دے۔ وہ بولی اس میں پیشاب نہیں ہے وہ پیالہ خالی رکھا ہے۔ بلکہ خوش ہو کر ہنسے اور کہا کہ اب تیرے پیٹ میں کبھی درد پیدا نہ ہوگا

اور منہ دھونے اور کلی کرنے کا بھی اسے حکم نہیں دیا۔ دوسری ایک اور لونڈی برکد نام نے ان کا پیشاب نوش کر لیا۔ اس سے بھی حضرت خوش ہوئے اور کہا تو کبھی بیمار نہ ہوگی ایک اور لونڈی نے بھی حضرت کا پیشاب پیا تھا اور ایک حجام نے حضرت کا خون بیماری کا نکلا ہوا پیا تھا۔ حضرت نے اس سے کہا اب تو کبھی بیمار نہ ہوگا۔ حالانکہ حضرت خود اسی ناپاک خون سے بیمار تھے۔

ان الزامات سے اندازہ لگائیے کہ حکومت ایسی تصانیف کی موجودگی میں اپنے آپ کو حکومت کا اہل کس طرح کہہ سکتی ہے اور اپنے ہم مذہب مبلغین اور پادریوں کو ایسے افعال و حرکاتِ شنیعہ کے کرنے کی اجازت دیتے ہوئے اپنے آپ کو رعایا پرور، مہذب اور غیر جانبدار ثابت کر سکتی ہے۔ دنیا کی تاریخ میں ایسی گندی تعداد اور سازشانہ شیطنیت کسی سلطنت میں نظر نہیں آئے گی۔

اخبارات و رسائل

کتابوں کے علاوہ اخبارات و رسائل بھی نکالے گئے۔ جن کا مقصد بھی یہی تھا کہ مذاہب اور ان کے رشیوں اور منیوں کا مضحکہ اڑایا جائے اور اپنے مذہب کی افضلیت جتائی جائے۔ عیسائیوں کے جو رسالے نکلے اور اخبارات نکلے وہ یہ تھے :-

(۱) دِگ درشن، سماچار درپن { سی رام ہیٹسٹ مشنریز نے ماہنامہ "دگ درشن" اپریل میں جاری کیا۔ جب اس کے دو پرچے نکل چکے تو ۲۳ کو "سماچار درپن" ہفتہ وار نکالا۔ جب یہ اخبار لارڈ ہیسٹنگز کو ملا تو وہ اس قدر خوش ہوا کہ اس نے اپنے ہاتھ سے لکھ کر ایک خط "سماچار درپن" کے بانیوں کو خیر مقدم کا روانہ کیا اور اسی وقت یہ حکم جاری کیا کہ "اس پرچہ کے لئے ٹکٹ کی مراعات دی جاتی ہے"۔ اس اخبار کا ایڈیٹر مارشل تھا۔

(۲) خیر خواہِ ہند { بنارس سے یہ ماہنامہ سنہ ۱۸۳۲ء کو نمودار ہوا، آٹھ صفحوں پر مشتمل تھا۔ مالک پادری شرمن پادری تھامس تھے۔ سالانہ چندہ دو روپے ۴ آنہ تھا۔ کلکتہ بپٹسٹ مشن پریس میں چھپتا تھا۔

(۳) خیر خواہِ ہند { مرزاپور سے یکم اگست سنہ ۱۸۴۶ء کو یہ ماہنامہ جلوہ افروز ہوا۔ بارہ صفحات پر نکلتا تھا۔ اس کے پادری ایف۔ جی۔ برایت، ایڈیٹر پادری مسٹر مہتمم ڈاکٹر میتھد تھے۔ سالانہ چندہ تین تھا۔ مطبع ارفن اسکول میں طبع ہوتا تھا۔

گارساں دتاسی اپنے خطبوں میں اس رسالے کے بارے میں لکھتے ہیں۔

جو خیر خواہِ ہند نکلتا ہے۔ یہ امریکی پروٹسٹنٹ مشنریوں کا اخبار ہے۔ اس کا مقصد تبلیغ مذہب ہے۔

"بہت سے ہندوستانی رسالے سنہ ۱۸۵۷ء میں بغاوت کے رونما ہونے پر ناپید ہو گئے۔ رسالہ خیر خواہ ہند جو فارسی لاطینی حروف میں شائع ہوتا تھا۔ بند ہو گیا۔ یہ رسالہ لندن کی مشنری سوسائٹی کے پادری ماتھر کے زیر ادارت سال سے جاری تھا۔ نہ صرف اس کو امریکن مشنری سوسائٹیوں نے چلایا بلکہ پروٹسٹنٹ مشنریوں کے ہر طبقہ کے مقامات میں شائع کئے جاتے تھے (۲۵۲)

"مرزا پور کا اخبار خیر خواہ ہند اس قسم کی اردو میں ہوتا ہے۔ جس میں انگریزی الفاظ کثرت سے کھپائے جاتے ہیں مشنریوں کی بیشتر تصانیف جو مسیحی مذہب کی نشر و اشاعت کے لئے شائع ہوتی ہیں اسی طرز کی زبان میں ہوتی ہیں (۳۱۴)
ڈاکٹر آر۔ سی۔ ماتھر، خیر خواہ ہند ناگری اور فارسی رسم الخط میں برابر شائع کرتے ہیں۔ اس اخبار کے بعض اہم اجزا کا انگریزی ترجمہ بھی کبھی کبھی شائع کر رہے ہیں (۳۷۱)
اختر شہنشاہی نے اس اخبار کا اجراء ۱۸۳۶ء لکھا ہے اور دتاسی ۱۸۳۷ء بتاتے ہیں :۔

(۴) فوائد الناظرین } ماسٹر رام چندر نے دہلی سے ۱۸۴۵ء سے یہ ماہانہ رسالہ نکالا۔ اس کے بعد خیر خواہ ہند ۱۸۴۶ء میں جاری کیا جو چند مہینے چلا۔ اس کا نام "محب ہند" رکھا۔ یہ تینوں رسالے جہاں علمی و ادبی تھے۔ وہاں عیسائیوں کے خیالات کا پروپیگنڈہ کرتے تھے۔ ماسٹر رام چندر عیسائی ہو گئے تھے۔ انھوں نے اسلام کے خلاف کتابیں لکھیں۔

(۵) بامداد } ۱۸۵۹ء میں یہ رسالہ جاری ہوا۔ یہ یورپین خیالات کا مؤید بمبئی کی مسیحی انجمن کا آرگن تھا۔ اس نے ان لوگوں کے لئے جو تین ہزار روپے کے اخراجات کے متحمل ہو سکتے ہیں۔ انگلستان جانے کی استدعا کی۔ اس کے ایڈیٹر نے یہ بھی لکھا کہ جن لوگوں سے ہم مخاطب ہوں۔ ان میں یہ اعتراض کریں گے کہ ہمارا مذہب خطرہ میں پڑ جائے گا۔ لیکن وہ مذہب ہی کیا جسے ہم زمین کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک نہ لے جا سکیں۔

(۶) شملہ اخبار } یہ اخبار شملہ سے شائع ہوا تھا۔ اس کے ایڈیٹر شیخ عبداللہ اور سرپرست سر ہربرٹ ایڈورڈ تھے دیوناگری رسم الخط میں چھپتا تھا۔ لیکن زبان اردو تھی۔ اس اخبار کے سرپرست کی خواہش تھی کہ تمام ہندوستان عیسائی ہو جائے۔ ان کی تحریک پرانی مدارس میں جہاں برطانوی نظم و نسق کی تعلیم دی جاتی۔ انجیل کی تعلیم لازمی قرار دیگئی۔

(۷) خیر خواہ خلق } سکندرہ ضلع آگرہ سے پندرہ روزہ اخبار جنوری ۱۸۶۲ء کو جاری ہوا۔ آٹھ صفحات پر مشتمل تھا۔ مالک پادری سی۔ جی۔ ڈرابی تھے۔ سالانہ چندہ بارہ آنے اور محصول ڈاک ڈیڑھ روپیہ تھا۔ مطبع سکندری میں چھپتا تھا۔ اس میں مذہبی، تاریخی اور ادبی مضامین بھی ہوتے تھے اور کبھی کبھی لیتھو میں تصاویر بھی ہوتیں۔ گارساں دتاسی اس کے بارے میں تحریر کرتے ہیں :۔
"یہ بالکل مذہبی قسم کا اخبار ہے۔ اس کا مقصد دین مسیحی کی نشر و اشاعت ہے اس کے سرورق پر یہ الفاظ لکھے رہتے تھے۔ "خدا کا خوف دانائی کی ابتدا ہے اور مذہبی آدمی کے نزدیک علم اور احتیاط ہم معنی ہے"

(۸) لوگ متر } یہ ماہانہ رسالہ سکندرہ آگرہ سے، جنوری ۱۸۶۳ء کو جلوہ افروز ہوا۔ یہ ہندی کا رسالہ تھا۔ دیوناگری میں چھپتا تھا۔ "خیر خواہ خلائق" مسلمانوں کے لئے اور "لوگ متر" ہندوؤں کے لئے نکالا گیا تھا۔ اس کا مقصد عیسائی مذہب کی اشاعت تھا۔ دتاسی لکھتے ہیں :۔
"اس کے مدیر کا نام پردۂ خفا میں ہے لیکن اس کے مضامین کے معیار اور سنسکرت دوہوں اور ہندی چوپائیوں کے حوالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یقیناً وہ کوئی ہندو عالم ہونگے جنھوں نے مسیحی دین قبول کر لیا ہے۔" (۳۷۹)